محمد ذکوان ندوی

دعاے ماثور —— الفاظ یا کیفیات

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ ادعیۂ ماثورہ کے معاملے میں آپ کا طریقہ صرف کیفیات کی تعلیم تک محدود نہیں تھا، بلکہ اِسی کے ساتھ آپ اپنے اصحاب کو دعا کے الفاظ بھی باقاعدہ طور پر سکھاتے تھے۔ مثلاً صبح و شام کی دعا کے متعلق صحابی رسول ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح و شام کے لیے یہ دعا سکھاتے تھے: 'كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلّمنا إذا أصبحنا: ''أصبحنا على فطرة الإسلام، وكلمة الإخلاص، وسنّة نبيّنا محمد صلى الله عليه وسلم، وملّة أبينا إبراهيم حنيفًا مسلمًا، وما كان من المشركين''. وإذا أمسينا مثل ذٰلک'[1]۔

اِسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو صبح و شام پڑھنے کے لیے یہ دعا سکھاتے تھے: 'كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلّم أصحابه يقول: ''إذا أصبح أحدكم فليقل: اللّٰهم بک أصبحنا وبک أمسينا، وبک نحيا وبک نموت وإليک المصير. وإذا أمسٰى فليقل: اللّٰهم بک أمسينا، وبک أصبحنا، وبک نحيا وبک نموت وإليک النشور'''[2]۔

۱۔ احمد، رقم ۲۱۴۶۲۔ دارمی، رقم ۲۶۸۸۔

۲۔ احمد، رقم ۸۶۳۴۔ ترمذی، رقم ۳۳۹۱۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تعلیم کردہ دعائیں اپنی اسپرٹ (عجز و بندگی) اور اپنے الفاظ، دونوں کے ساتھ مطلوب ہیں۔ اِس سلسلے میں یہاں چند حوالے نقل کیے جا رہے ہیں۔ اِن احادیث و آثار سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اِس معاملے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ کیا تھا:

☆ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اہم معاملات میں ہمیں اُسی طرح استخارہ اور اُس کی دعا کی تعلیم دیتے تھے، جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے: 'عن جابر بن عبد الله، قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يُعلِّمنا الاستخارةَ في الأمور كلِّها، كما يُعلِّمنا السورةَ من القرآن'[3]۔

☆ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوتے وقت کی دعا سکھانا اور پھر اُسی مجلس میں اُن کا آپ کے سامنے اُس دعا کو دہرانا اور آپ کا اس کی اصلاح کرنا۔ اِس دعا کے الفاظ یہ ہیں: 'اللّٰهم أسلمتُ نفسي إليک، ووجّهتُ وجهي إليک، وفوّضتُ أمري إليک، وألجأتُ ظهري إليک، رغبةً ورهبةً إليک، لا مَلجأَ ولا مَنجا منک إلّا إليک. آمنتُ بکتابک الّذي أنزلت، ونبيّک الذي أرسلت'[4]۔ مذکورہ صحابی کہتے ہیں کہ میں آپ سے سن کر اُسی وقت آپ کے الفاظ دہرانے لگا تاکہ دعا اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔ تاہم دعا کو پڑھتے ہوئے جب میں نے کہا: 'وبرسولک' تو آپ نے میرے الفاظ کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: نہیں، یہاں 'رسول' کے بجائے 'نبي' کے الفاظ ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم اِس طرح کہو: 'و نبيّک الذي أرسلت'[5]۔

☆ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ایک دعا اُسی طرح سکھاتے تھے، جس طرح آپ اُنھیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے: 'كان يُعلِّمهم هذا الدعاء كما يُعلِّمهم السورة من القرآن'۔ اِس دعا کے الفاظ یہ ہیں: 'اللّٰهم إني أعوذبک من عذاب جهنم، وأعوذبک من عذاب القبر، وأعوذبک من فتنة المسيح الدجال، وأعوذبک من فتنة المَحيا

۳۔ احمد، رقم ۲۴۴۹۸۔ ابن ماجہ، رقم ۲۸۴۶۔ دعاے استخارہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں: بخاری، رقم ۱۱۶۲۔ اِس سلسلے میں ایک مختصر دعاے استخارہ کے الفاظ یہ ہیں: 'اللّٰهمّ خِرْلي، واخْتَرْلي' (ترمذی، رقم ۳۵۱۶)۔

۴۔ بخاری، رقم ۶۳۱۵۔

۵۔ بخاری، رقم ۶۳۱۱۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

والمَمات'[6]۔

اِس روایت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اِس قسم کی دعاے ماثور کے الفاظ بعینہٖ یاد کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ صاحب "المنتقیٰ" نے لکھا ہے: 'كان يعلّمهم هذا الدعاء كما يعلّمهم السورة من القراٰن' دليلٌ علٰى تأكّده وما ندب إليه من تحفُّظ ألفاظه'[7]۔ یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو یہ دعا اُسی طرح سکھاتے تھے، جس طرح آپ اُنھیں قرآن سکھاتے تھے" یہ دعا کے الفاظ کو اچھی طرح یاد کرنے کی تلقین اور تاکید پر دلالت کر رہا ہے۔

احادیث و آثار کے مطالعے سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اِس سلسلے میں خود رسول اور اصحاب رسول نے اپنے اہل خانہ کو روح دعا کے ساتھ دعا کے الفاظ بھی سکھائے ہیں۔ اِس سلسلے میں دیگر اصحاب کے علاوہ، مشہور صحابی رسول سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔ مثلاً وہ اپنے بچوں کو نماز کے بعد پڑھنے کے لیے درج ذیل دعا کے الفاظ اُسی اہتمام کے ساتھ سکھاتے تھے، جس طرح ایک معلّم اپنے طلبہ کو لکھنے کا طریقہ سکھاتا ہے: 'عن سعد رضي الله عنه، أنه كان يُعلِّم بنيه هؤلاء الكلمات، كما يعلّم المُعلِّم الغِلمان الكتابة، ويقول: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوّذ بهنّ دُبرَ الصلاة: "اللّٰهم إني أعوذبک من الجُبن، وأعوذبک من البخل، وأعوذبک من أرذل العُمُر، وأعوذبک من فتنة الدنيا، وعذاب القبر"'[8]۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

اِسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ اِن الفاظ کے ساتھ اللہ سے دعا کریں: 'اللّٰهم إني أسئلک من الخير كُلِّه، عاجله وآجله، ماعلمتُ منه وما لم أعلم. وأعوذبک من الشرِّ كلّه، عاجله وآجله، ماعلمتُ منه وما لم أعلم. وأسئلک الجنة وما قَرَّبَ إليها من قولٍ أو عمل، وأعوذبک من النار وما قرّب إليها من قول أو عمل. وأسئلک خيرَ ما سألک به عبدُک ورسولُک محمّد صلى الله عليه وسلم. وأعوذبک من شرِّ ما استعاذک منه عبدک ورسولک محمد صلى الله عليه وسلم. وأسألک ما قضيتَ لي مِن

۶۔ بخاری، رقم ۱۱۶۶۔

۷۔ ۳۵۸/۱۔

۸۔ موطا، رقم ۳۳۔

أمر أن تجعلَ عاقبتَه رَشَدًا'[9]۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اپنی بیٹیوں کے معاملے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ یہی تھا۔ چنانچہ اُن سے روایت ہے کہ صبح وشام اللہ کی حفاظت میں رہنے کے لیے آپ نے اُنھیں یہ دعا سکھائی:

'وعن بعض بنات النبيّ صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعلّمها فيقول: ''قُولي حين تُصبحين: سبحان الله وبحمده، ولاحولَ ولا قوةَ إلّا بالله، ما شاء الله كان، وما لم يشأ لم يكُن، أعلم أنّ الله علىٰ كلّ شيء قدير، وأنّ الله قد أحاط بكلّ شيء عِلماً. فإنه مَن قالها حين يُصبح، حُفظ حتى يُمسي؛ ومن قالها حين يُمسي، حُفظ حتى يُصبح''[10]۔

یہی نماز کے اذکار کا معاملہ بھی ہے۔ مثلاً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز میں پڑھنے کے لیے 'التحيّات' کے الفاظ اُسی طرح سکھائے، جس طرح آپ مجھے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے: 'علّمني رسولُ الله صلى الله عليه وسلم، وكفّي بين كفَّيه، التّشهُّد كما علَّمَني السُّورةَ من القرآن'[11]۔ اِسی طرح آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز میں آخری تشہد کے بعد پڑھنے کے لیے دعا کے درج ذیل الفاظ سکھائے: 'اللّٰهم إني ظلمتُ نفسي ظلمًا كثيرًا، ولا يغفر الذنوب إلا أنت، فاغفر لي مغفرةً مِن عندك وارحمني، إنك أنت الغفورُ الرحيم'[12]۔

خلاصۂ کلام

مذکورہ احادیث وآثار کے مطالعے سے واضح طور پر درج ذیل دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

☆ ایک، یہ کہ دعاے ماثور کے معاملے میں اِس قسم کا تصور بے اصل ہے کہ کیفیات مسنون ہیں، نہ کہ الفاظ۔ دعا صرف دل کی ایک کیفیت ہے، نہ کہ کوئی مجموعۂ الفاظ۔ دعا کو عربی زبان کے ساتھ مخصوص کرنا ایک غیر فطری نظریہ ہے۔ دعا دل کے جذبات کا نام ہے، نہ کہ کسی زبان کے الفاظ کا نام، وغیرہ۔

۹۔ ابن ماجہ، رقم ۳۸۴۶۔

۱۰۔ ابی داؤد، رقم ۵۰۷۵۔

۱۱۔ بخاری، رقم ۲۸۲۲۔

۱۲۔ بخاری، رقم ۵۹۱۰۔ مسلم، رقم ۴۰۰۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

زندگی کے مختلف احوال میں ایک مومن کی زبان پر جاری ہونے والی عام دعاؤں کے سلسلے میں یہ بات، بلاشبہ درست ہے؛ تاہم مذکورہ احادیث و آثار کا مطالعہ بتاتا ہے کہ دعا کے باب میں مطلق طور پر اِس قسم کا نظریہ ایک بے اصل نظریہ ہے۔ ادعیۂ ماثورہ کے معاملے میں ایسا سمجھنا یقیناً رسول اور اصحاب رسول کے ثابت شدہ اُسوے کے خلاف ہے۔ یہ اِسی ذہن کا براہ راست نتیجہ ہے کہ اِس قسم کے افراد اور گروہ دعاے ماثور کے معاملے میں رسول اور اصحاب رسول کے ثابت شدہ اُسوے پر قائم نظر نہیں آتے۔

دعا کے معاملے میں اِس قسم کا نظریہ اختیار کرنا گویا ایک دوسری انتہا پر کھڑا ہونا ہے۔ کچھ لوگ اگر دعا کو محض تکرار الفاظ یا صرف ایک پر اسرار 'منتر' جیسی کوئی طلسماتی چیز سمجھتے ہیں، تو یہ دعا کو محض کیفیات کے ہم معنی قرار دینا ہے۔ دونوں میں سے کسی بھی نظریے کو قرآن و سنت کی تائید حاصل نہیں۔

انسان ایک ایسے وجود کا نام ہے جو روح اور جسم، دونوں کا مجموعہ ہے۔ زندگی کے مختلف احوال میں اُس کی زبان پر دعا کے الفاظ بھی جاری ہوں گے اور اِسی کے ساتھ اُسے دعا کی کیفیات کا تجربہ بھی ہوگا۔ کبھی وہ 'قال' کی زبان میں خدا سے ہم کلام ہوگا اور کبھی 'حال' کی زبان میں وہ خدا سے سرگوشی کرے گا۔ ایسی حالت میں اِس قسم کا نظریہ بالکل غیر فطری ہوگا کہ انسان صرف کیفیات کی صورت میں دعا کرے؛ بہ وقت دعا اُس کی زبان پر الفاظ کا جاری ہونا ایک غیر مطلوب عمل ہے، وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ دعاے ماثور کے معاملے میں، الفاظ اور کیفیات، دونوں یکساں درجے میں مطلوب ہیں۔ جس طرح مطلوب کیفیت کے بغیر الفاظ بے روح ہو جاتے ہیں، اُسی طرح مطلوب الفاظ کے بغیر کیفیت بسا اوقات محض ایک جذباتی چیز بن کر رہ جاتی ہے، نہ کہ کوئی منصوص ربانی چیز۔ لہٰذا، مذکورہ احادیث و آثار کی روشنی میں یہ بات بالکل مبرہن ہو جاتی ہے کہ مسنون یا ماثور اذکار سے فائدہ اٹھانے کے لیے روح دعا کے ساتھ اُس کے اصل عربی الفاظ بھی مطلوب ہوں گے[۱۳]۔

☆ دوسرے، یہ کہ والدین، تعلیمی اداروں، مربیوں اور تحریکات کے ذمے داروں کو چاہیے کہ وہ عورتوں

۱۳۔ دعا کی اہمیت اور اُس کی تعلیم و تعلم کے سلسلے میں رسول اور اصحاب رسول کا اسوہ کیا تھا، اِس کی مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم التي دعا بها، وعلّمها، جلد ۱۰؛ حياة الصحابة، باب رغبة الصحابة في العلم وترغيبهم فيه، جلد ۳۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اور مردوں کی ذہن سازی کرتے ہوئے اُسی طرح اُنھیں اِن دعاؤں کے سکھانے کا بھی ضرور اہتمام کریں، جس طرح وہ قرآن مجید کی لفظی اور معنوی تعلیم کے اہتمام کو ضروری سمجھتے ہیں۔ والدین اگر ہوش مندی سے کام لیں تو وہ آسانی کے ساتھ اپنے بچوں کو تمام ضروری دعائیں سکھا سکتے ہیں۔

اِس طرح کی بہت سی دعائیں قرآن مجید میں بھی موجود ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ کم و بیش آپ ہی کے الفاظ میں یہ دعائیں ہمارے پاس موجود ہیں[۱۴]۔ اِن کا حسن، لطافت اور معنویت زبان و بیان کا معجزہ بھی ہے اور خدا کے آخری پیغمبر کی اعلیٰ ربانی کیفیات کا ابدی خزانہ بھی۔ یہ اذکار مومن کے قلبی احساسات کے لیے موزوں الفاظ بھی فراہم کرتے ہیں، اور اِسی کے ساتھ آدمی کے اندر مطلوب ربانی کیفیات کا چشمہ جاری کرنے کے لیے ایک عظیم محرک بھی۔ بارگاہ الٰہی میں پیش کرنے کے لیے اِن سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہو سکتی۔ خدا کو یاد کرنے کی ایک بہترین صورت نماز کے بعد یہی اذکار ہیں۔ آدمی کے اندر ذکر و فکر کا ذوق ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ صبح و شام اِن دعاؤں اور اذکار کو ضرور اپنی زندگی کے معمولات میں شامل کرے۔ اِن دعاؤں کا شعوری اہتمام خدا کی سچی معرفت کا تقاضا بھی ہے اور بندے کی طرف سے دعا و مناجات بھی۔ وہ اللہ کا ذکر بھی ہے اور خدا کے سامنے اپنے عجز و عبدیت کا اظہار بھی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۱۴۔ اِن دعاؤں کے بہت سے مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ مختصر اور متداول کتابوں میں 'حِصن المسلم من أذكار الكتاب والسنة' (سعید بن علی بن وہف القحطانی) اور عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن الفیصل آل سعود کی 'الوِرد المصفّى المختار من كلام الله تعالٰى وكلام سيّد الأبرار' (مطبوعہ دارالسلام) بہت عمدہ ہیں۔ یہ کتابیں عربی کے ساتھ، اردو اور انگریزی میں بھی دستیاب ہیں۔ اِس سلسلے میں عبدالرزاق بن محسن البدر کی 'فقه الأدعية والأذكار' (صفحات ۹۵۵) بھی ایک اہم کتاب ہے۔ اِس کے آخری حصۂ دعا کا اردو ترجمہ المركز الإسلامي للبحوث العلمية (کراچی) کی طرف سے چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ اِس کے علاوہ، کتب احادیث خاص طور پر سنن الترمذی کا باب 'كتاب الدعوات' نسبتاً زیادہ وسیع ہے۔ اِس معاملے میں 'الأذكار' (النووی)، 'جامع صحيح الأذكار' (الالبانی) اور 'الجامع الصحيح للأدعية والأذكار' (صہیب عبدالجبار) زیادہ جامع ہے۔ ۴۶۳ صفحات پر مشتمل یہ آخر الذکر مجموعہ، دعا اور دعا سے متعلق 'الجامع الصحيح للسنن والمسانيد' (كتاب العبادات) کی تقریباً تمام مستند روایات کا بہترین خزانہ ہے۔